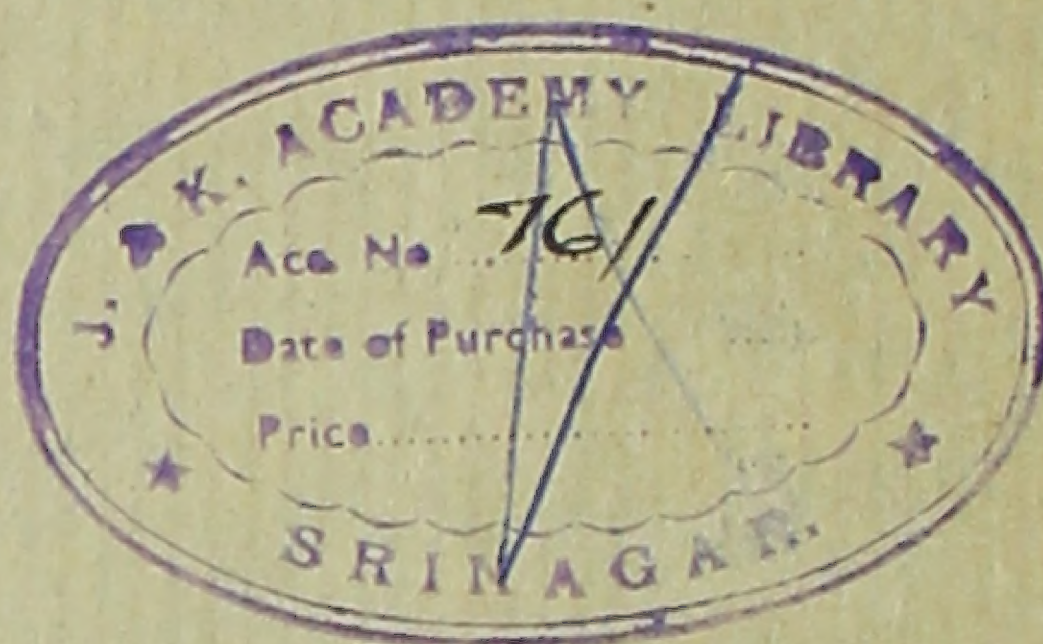
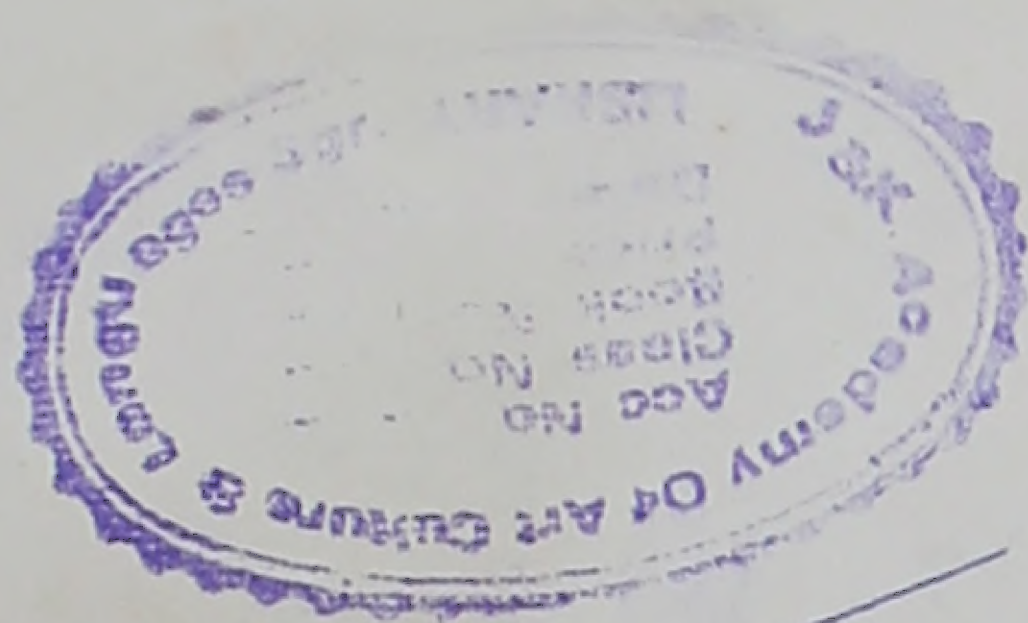


1069.





Culture Academy

1050/



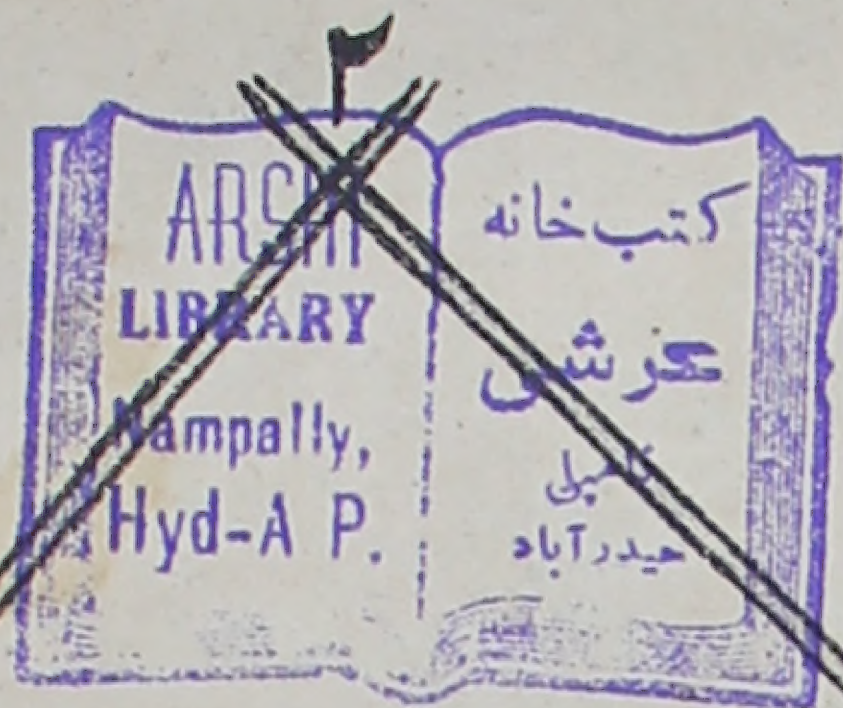
وَأَمَّا الْبَيْعُ الْحَكِيمُ

از عتبات این دیو درین زمان فرستادند از خند و سرور

فصل
در بیان
مقام

که هر کس در دست بیاید در شهرت بیاید و بیاید از سر

مَنْ مَطْعَمَ آيِ مَطْمُوحِ
بِی بی بی بی بی بی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمری چو زبان بگوین کوثر شویم	وزیر و ضو چشمد جنت جویم
آسان است این دلیک و شوکتان	حسرتی ز داج الہی گویم

ای شہباز بستان طراز وی کسیت ملک وستان معانی بردار یہ
 میدان حمد باری ہی مقام سلیم و شکباری ہی بیان مراتب بجز حصول مدعا
 میں دستیار ہی انجمن نعت ملی اور عاشقانی مناقب سے مغفرت کے امیدواری

سید الکونین محبوب خدا	مطلع دین مقطع نور ہدی
انجمن اصحاب بکن گاج دین	قدر ایشان بر تراز جرج برین

سخنوران عالی خاطر و دانشندان فیض الہی خدمت بابرکت میں التماس ہی
 کہ اس نام نہک انجام میں مجموعہ قصاید کہ ہر حرف و کامونی ہی دریامعانی
 سہی و ہر بیت و کلامیک نور ہی نور فیضان الہی ہی محتوی نعت رسول مقبول
 منقبت اصحاب علیہ علی و صحابہ صلوٰۃ و سلام رختہ ملک حرام ہر ملک محکم امیر علی بن شیخ
 محمد شیر علی صنا سہارن پور حال تحصیل دارالحال کتبہ صناعہ کربال وسطی فہما جو ام ربیع طبع ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ اولی در لغت شعیر ۳۱

ملاحتی خت الفردوس لغت میری گهر کا
کہو متا کو بہان او باقرشانی جاوہر کا
کہیں باغ ارم جسکو وہ ایک مکھی ہو کا
یہاں کو کہیا سوز و نی مسرور و صبور کا
ہی دشمن کس شمع لم نزل کی نور اور کا
نشاط اور بہان فیضیان کافی گوشر کا
تو جبریل میں خامہ تراشی اپنی شہر کا
شرف اور ہی کہی کی سن کر اور فر کا
یہاں کو شوق دل ہی نہتہ پیر کا

سیر گہر آج ہی بیت الشرف خوشخوار کا
یہ وہ جا کہ قدر تھی بہن بنی ہر فوار کا
بہار قدس ہر جا گلہ تنوکی آرائش
قدر غناسی اپنی حور و غلمان جلوہ راز کا
دماغ اپنا نہیں بہان ہو وہ و شمع وری
نہ جام جم جمہور کا ہی صہیل کی گوری
کہی ہر کتابت کہ سکون بنا ہوں گاند کو
نہ بہان کہی شمع کی اور خال کی ہر سو
نہ جشن جم ہی آئین ہی ہر مہر سکندر کا

مطلع

مشرق ہو گیا اولیٰ پیر نور خورشید خاں کا
زمین سی آسمان کشوئی ہی لہر گہر کا

نہ ہی مل گیا دبدبہ بھار و سر کا
گرا دیوان کی سرنگون میں لہر تار کا

کہلا ہی فی کہلی گا ایسا گل باغ نبوت
 عدیل و کار بس معہ دم سایہ ہوا
 اشارہ میم ہی لفظ حکما نام محمد
 عجب بہ نام شیرین اور بیکار شہدین
 خدائی تیری خاطر دلو عالم کو کیا سدا
 وہ میر شہسوار اور شہب کے لئے
 الم شرح ہی علم سینہ اقدس کی ایک حکمت
 مضیجان عرب قائل بلغان عجبران
 گرافطرہ ظلم سی قدسیان اس کی تیری
 تیری ابوان گشت کیا ابوان کھوان کو
 جلایا دم میں شکر کفر کا جس میں ہی
 ہوا شوق القمر لفظ الحشر شی الشجر ظاہر
 شہ منزل و نہ شربین اور
 شفیع المذنبین و رحمۃ للعالمین بحق
 قدوسی ناشی فخر العرب العجم اکرم
 سید کاری نی امہ اعمال میں بہتر
 عطرین جان بلبل اور پشیمانی ہو مضطر
 میں سال حسن سرور ملی حسین کا صدقہ
 یہ مرغ دل ہی نہ عا حرم کے کائنات شامل

جس ہیرا کن بھی شیفہ ہی و سل ترکا
 کہ ناما یہ شاہ بہ ہونہ جا جسم مہر کا
 کہ نامعلوم سبقت مقدم ہی موخر کا
 فرقہ تکرار میں بسکی ملی فنڈ کر کا
 کہ ناما شان سی دیکھی ناما شادی نور کا
 کہ دم میں زیر با ستم طبق تھا رخ خضر کا
 تب شہر سفت قلزم ایک قطرہ تیری سلاہ کا
 زہی امی لفظ مدد وح ہی ہر اسخو کا
 تیری مدحت کیا نمرہ ملا اس تخیلی بکا
 سگد رینی ہا کتر ہی شہ سہ سفت کشور کا
 گرا جیون برق جوا صدقہ تیغ مظفر کا
 مس اور سی کیا و کہہ دور صل کو اور کر کا
 بیان کیا کجھی طغرائی منشور منور کا
 امامہ سیدین مختار کل حشر کی داو کا
 بنی انس و جان جان جہان سرور ہر سر کا
 شفاعت پر چہ کارا کہ کاران محشر کا
 برائی ساتی کو شری لکت جہ کو شر کا
 ملی صدقہ مجھی کو فاطمہ ہر کی ہی سر کا
 تریا ہی جیو حال ہوں کو شر کا

شعر	امیر خسرو دہلوی کا کچھ شعر و اجنت میری الٰہ میں بہر ای عشق اول فی منور کا	صفحہ ۵۲
قصیدہ دیگر در لغت ختم رسل علیہ السلام		

آج ہی طبع میر نو سن جودت ہوا
شرق سے غزلک فتن ہی لکڑیاں
قد کیا منہ کو تحسیری میر گنتی تین
صدر آرا خضیت ہو بغیر و مبین
ماہ و خورشید کے لب کر طبق سیم طلا
منظر عقد شریا بحسب سماع انجم
پر نہیں دخل کہ میں جو دلاک دریا
بزم حدت کے ہی عہد میں بزم قد
پہول چہر لی میں میر منہ کی جہل کو
خود ستا یہ نہیں بلکہ ہی عمو اس حق
آج میں اب شہنشاہ کا ہونہ نکلا
مسکاتہ اح ہی خود خالق رب العزت
پیش خمیہ کی جلو جلد رسل جسکی لئی
جس کے انگشت میں ہی ختم ہو سکامین
جس کے رتبت کا پر چہم برق سو فتن
جس کے شہر کا غمان گری جبریل ابن

ہی زمین پر کبھی افلاک پر گرم فشار
برق و ش کو ندنی بہر فی ہن ہوا الوار
جو ہر قدس میر بزم میں نقش و بوا
آج ہی سر یہ میر فضل و نہر کی دستا
شکستہ کے لئی استادہ ہی حرج دوار
ناک جیون سلاکھے لطم سخن پر ہونثار
مجلس قدسی بہان غیر کو مطلق نہیں بار
خود ہی جبریل میں محتو ماشائی بہار
طوطیاں بانی تہہ بسا رہن دم شیرین گفتار
کیون اس دعوی برحق بہ بھی احوار
جس کے گلہ ستہ کو لاک نہ بدستار
جسکی اجبت ہی کتب مکان کا طہار
جسکی خدم کا شرف خلوت صد کی ہمار
ناج جسکی ہی بسین طہ کا نگار
تنہ ہی آیت قدرت ہی جہن عمار
جس کے جلوہ کا خدا کو ہوا شوق بیدار

قاب قوسین ہی جسکی شہادت دین
 مرتبہ جگہای سیمون علم خدا چھوڑ
 خاص محصور خدای مظهر ذات مطلق
 ہاشمی مصلی سیدی جد الحسین :
 نقشب امی ہی ولی علم لدنی کا علیم :
 مشرق کعبہ سی اوس ماہ منور کا طلوع
 دل تڑپ جائیں ابھی مثال سیران حسن
 اور پڑھوں نام مبارک جہاں ہنگ خیرین
 تا ابد نام محمدی بہت سلم اللہ
 بہر تعظیم بیان نام ہمایون تو کہیں
 وہ کیا نام کہ کہتی ہی ام ہی ملک و

لا مکان میں ہوا منظور بقض لظہار
 اوسکی نصرت کس طرح سی محسوس
 بیشوای دو جہان ختم سولان کبار
 صاحب شرح الوالغیرم نی المختار
 سینہ ہی خلوت وحدت کا محیط
 کیونکہ سباحت کو نین ہو عقیقہ
 شوق میں لکھوں اگر کچھ کھلوں کیا
 چشم عاشق شہی ٹوٹی کہی انسو کا مار
 ای دل و جان میں خستہ برین فانی
 پر قلم کاتب کی سجدہ میں گہری ہزار
 سخت فوق و سیر میں ہزار

عزل

اس پیر صلیبی کو شوق و ادب میں تکرار
 کتک تڑپا کر دیا جان جان
 کتک آتش وریسی ہی ہل جلتا
 دل ہی خطر مجھ ہی دوس طلعت نہ سبکی قسم
 نیچ ابرو کی تصویر میں کبھی ہل جلتا
 ہی کبھی ہوش زبا سبیل شکستہ کلمہ
 یاجوہان میں کہی گزشتہ ہی ہل جلتا

درد انگیز ہری میں میر و لیس شہار
 اشک حسرت ہوں کہاں تک میر سنکی
 درد مجھ ہی کی کتک ہوں کتک و قہار
 ایسی عیار کو کچھ تو ملی نہ سکین سہار
 نوک مژگان کا کتک تار ہی کبھی ہل جلتا
 کبھی خود رفتہ کبھی زکریا شہار کا خار
 مزاج امداد کی تصویر میں کتک و قہار

آه انگہ سے محرومی کا پردہ ہاں
ابھین تاب تحمل کہ ہوں مظلوم
آک نور تو جوں ہر عالم افروز
نظر آنا نہیں کہہ انگہ ہی مطلق نور
جان بلیتے ہوں اپنے دیا گرم
راہ گم کردہ غویں خطر طوفان میں
میں گسکار ہوں اور آتش فشان
آک عاشق دل تفتہ امیر مستون

رحم فرماؤ او ہٹاؤ یہ نقاب رستا
قابل دید ہی با شاہ میرا حال نزار
شل شہر بھی حاصل نہیں شہم دیدار
کاش آنکھوں میں یہی کوئی قدر کا غبار
آپ کے دربار میں شفا ہی ہمار
قالب مردہ ہوں میں آپ چار فدا
حشون پر شل حال بیان بد کردار
جسکو خزانہ مبارک نہیں ایک لمحہ قرار

نعت

اور کیا عرض کریں آپ نے شہر صمیر
خواہش دل بھی قبول ہو شاہ ابرار

۲۷

طہر درد جگر کی ہوا آہ علی
یہ سوز سہہ یا طبقہ جنم ہی
طہر تو دلی ہی ایک لڑنے قیامت کا
وہ لا علاج مرض اور وہ لا دوا درد
مرض کچھ اور دوا اسکی اور ہی ہے
یہ درد عشق کی اور محض وجہ اب
کہ عشق بیل و گل اور نہ شمع و پروانہ
میں اسکی تیغ عشق کا ہوں بید و قتل
وہ جسکا روز ازل تھا جلوہ کا نور و زار

کہ جسکے چارہ گری کی آہیں کوئی بیل
یہ داغ دل ہی کہ غور شہر کا فندل
جونا لہ ہی وہ آہنگ صورت اسکیل
کہ سرنگون ہی کلاطون یا طبقہ عقل
سمجھتے ہی نہیں تشخص ہو تو ہوتا و نل
شفا نصیب ہی بخیر و بد شاہان بیل
نہ البسا عشق مجاز کہ جسکی دل بیل
کہ شاہان و عالم میں کما ہی عدل
وہ جسکی ختم نہ تھا سر پہ فندل

وہ جسکی راہ میں شتاق و مصائب
ہو ز جیلوہ کو بین ہتھا بکتم عدم
ہی ہی خلوت حد میں جلوہ آرائی
ظہور حب ہوا منظور کردیا ظاہر
خدا و ختم رسولان محمد علی

سیح و یوسف و موسیٰ خلیس سہا میل
کہ تہا فروغ ازل جسکی نور کا فیل
خدا کو شغل نہ تہا جز عشق حسن حیل
کہ ناہون محدود عالم کی حسن شکل
کہ جسکی لغت کا مشتاق مجاہد حیل

مطلع

نور حسین ہای نور خاص جلیل
تیری ہی نور کا ایک لمحہ حسن سہیل
ہی تیری قرب کے قوسین آیت مجیل
کسی نبی کو تیری سامنی ہو یونکہ فروغ
ظہور تیرا مقدم ہتھا ہو گیا آخر
طبیب قلب و الارشاد شفا جملہ علل
تیرے گوشہ و جنت شریعہ کو شمر
بہار دین شگفتہ رہی کی تابا بہ
خدائی کہدیا اکملت کیا مجال عدم
بمعجز قراور خرق و التیام فلک
تیری کمال شرف کا ادا ہو جبر فلک
بہ ترجمہ می میری شوق طبع کا
تیری صفت بہ ترجمہ ہی مر کتاب کا

کہ حقنی خارج مکان کی تیری تعدیل
تیری ہی خواجہ کا ایک لقمہ فیض خواجہ جلیل
کتاب فی سب الوالغری کی تیری تفصیل
طلوع شمس ہا انجم کی نور کی تعطیل
دور عشق کی باعث خدائی کی تیر
رجوع کیوں نہا ورنہ خود ہو سبیل
بنی آیت رحمت بی نجات کفیل
حل میں مہر نبوت کی ہو چکی حویل
کہ معترض ہو تیرا دین باجکا نکیل
مجہد عہدہ ہی حجت اور بغیر دلیل
سخن کو لغت میں کو دیکھنی کسی سے تطویل
محال عقل تیری علم لغت کی تحصیل
سواد حیرت و سرور ہے نور کا ہی سبیل

۱۳۳	امیر کی یہ مناکہ لغت ہو مقبول بشوق طبع ہی جو کچھ کہ ہی کثیر و فیل	۴۳
ہون کنہار شاہ	مصلحت	معصیت بین تمام عمر کٹے
جب ہوئی اگنہ بند اگنہ کہی		جی نکلی ہی جان یہ آن بنی
	سخت مشکل ہی لو خیر جلدی یا حبیب الہ خذ بید می	
زیر مدفن قریشگان بند		مجھسی لو چہین میں نہک و کجاس
خیر خموشی انہیں کچھ کا جواب		بہر تعذیب بستہ ہن شتاب
	سخت مشکل ہے لو خیر جلدی یا حبیب الہ خذ بید می	
قصر آتشین میں روح ہی بند		تن طاقی جلی ہی مثل سپند
مار و خیر بہن جسم کی ہونہ		تنگ و تارک گور کی ہی گزند
	سخت مشکل ہی لو خیر جلدی یا حبیب الہ خذ بید می	
عمر دنیا کٹی بلہو و لعب		ریخ و یکہا کہی نہ غیر طرب
عیش میں گیا تو جشن میں		بعد مردن ملا یہ ریخ و لعب
	سخت مشکل ہی لو خیر جلدی یا حبیب الہ خذ بید می	
جان نکلی یہ کالم بد ٹوٹا		دولت و مال جاہ سب جھوٹا

قصر و ایوان باغ و گل بونطا	دست حسرت سیب تو سر کو
سخت شکل یی لو خبر جلدی	یا حبیب الہ خذ بیدی
پچھتہ کام آبا مال دولت در جاہ	دست خانہ چلا حسرت و اہ
خاکستہ گر ملی تو خاک سیاہ	دستگیری کا وقت ہی بایشا
سخت شکل یی لو خبر جلدی	یا حبیب الہ خذ بیدی
عمل بد کی ہی یہ محسوس نہرا	خبر نہ است نہیں کہ یہ کاکلا
جیسے کروار و لیس اود کا صلا	استی پر ہون آپ کا شانا
سخت شکل یی لو خبر جلدی	یا حبیب الہ خذ بیدی
پر گزہ گوہون سسر تا بہ قدم	کل کو آ بجا ہون شاہ دام
حیف بہر خبر کجائات کا غم	سوز عصیان بجھاؤ ابر کرم
سخت شکل یی لو خبر جلدی	یا حبیب الہ خذ بیدی
در دولت پہ شاہ آبا ہون	بخشوا لی گستاہ آبا ہون
مشفعل رو سیاہ آبا ہون	جرم پر سذر خواہ آبا ہون
سخت شکل یی لو خبر جلدی	یا حبیب الہ خذ بیدی

رحمت عالمین ہی الیجانامہ	جس کے قصد بق پر خدا کی کلام
رحمہ فرماؤ شاہ ذی الاکرام	آب بر لا قصد درود و سلام
سخت مشکل ہے لوحِ جلدی	یا حبیب الہ خذ بیدے
حشر میں جب ہے نفسی نفسی	اور نہ پوچھی دمان کسی کو کوئی
مہنہ تکیں آپ کا دلی و بی	تب ہی مقبول ہو یہ عرض دلی
سخت مشکل ہی لوحِ جلدی	یا حبیب الہ خذ بیدے
وَاَدْخُلُوا جَنَّاتٍ كَأَنَّهَا	سب ہوں داخل سوائی اہل عذاب
وَدْخُلْ مَحْکُودَانِ ہُوگرنا یاب	لب پہ ہوگا یہی بخشیم ہر اب
سخت مشکل ہی لوحِ جلدی	یا حبیب الہ خذ بیدے
آپ کا یہ میر سوختہ دل	اس مگافات کی نہیں قابل
ہی گنہگار بہت ہی جمل	بہر حسین حل کرو مشکل
سخت مشکل ہی لوحِ جلدی	یا حبیب الہ خذ بیدے
مناقب الامین الہامین السعدین	۲۹
ہی میرا جو ہر ایمان و لائین	امی و صدیق و ولم باوند ای حسین
دونو شہزادہ ہیں محبوب الہی محبوب	حق تعالیٰ کی رضا عین رضا حسین

نور عین بنیامین که فرخ و رخ جهان
 بوده ممتاز و عالم بسی با جامی بین
 حضرت پاک دوست کو کوی صفی کی جگہ
 کس کو یمن و دوش غمی بر ہو محال حرج
 شاہِ مسموم کو سیر اور شو مقول کوی شرح
 خلد طوبی کی طرح دم مرین شکفہ بر جہا
 شہسوار شہسوار کی ہرین تخت گہر
 کیا محبت غنی کو کوی مطلق نہ ہی بین
 حامل وحی جب آتی بھنور سرور
 کبھی گہوارہ ہلا دین کبھی دین سیبک
 شہرِ بیوت گہر ہین جان شیرین
 زندگانی سی کیون سیر ہون ہی نہم حرج
 بیکلم سر ہون فدا و جہان کی نہ بے گنج
 نہ کی داکہ خاتون سی ہرگز آنسو
 ہرین شہ آیت رحمت کی نو اسیر رحمت
 جز بہ تسلیم و رضا دم نہ ہر بار مطلق
 ورنہ کیا دخل شہاد و لکائیر سر و خیر
 طبقات فلک و ارض کا عرفان ہی کہلا
 تخت و رفیق کی سرار میں عکس بن سر

یاسہ و مہر نبوت ہی رضا کی سنین
 درۃ التاج ہی خاک نہ باہی سنین
 اسیمین ہو جہوٹ نو مصحف کی جامی سنین
 حلقہ خلد سی آئی نو سیرامی سنین
 رمر اسرار شہادت قباہی سنین
 ہو جہان سایہ فکرن ظل لواہی سنین
 لاسکان کا ہو فرا کیون فرامی سنین
 دیکھتی پاکہ سن باقی صدی سنین
 وحی حضرت کو تو میوہ نہا برامی سنین
 کیا ہی جبریل امین کارروای سنین
 باد ہی تشنہ لبی شہدای سنین
 ختم یاسم کی غذا ہو ہی غذا کی سنین
 صبر اندوز ہین خون بہا کی سنین
 وہی مگر بخشش است ہو خیرامی سنین
 تاشہادت بی امت ہی دعا کی سنین
 آزالش ہی صرف کرک بلاہی سنین
 تخت و فوق ہون رہم نہا کی سنین
 مشعل طور ہی خود راہ نامی سنین
 حاصل مینہ قدرت ہی صفا کی سنین

کز تافتهای سدا غم به در شکستار
جز غم ال بنی محکو کجه ازار زین
دل نرپ جانا هی سوزن طشتن تی
غیب سی کان مین جمت کی ندا آتی
بزم فردوس مین لچانی مین جمل
هی قسم دهن خاتون کی که تانهو جات
مین بکمون که جشید فردین که مو

که میده ولت میر حق مین هی حکامی سنین
کجه دوامیر اینم غمیر دوا هی سنین
جب باور از حزن سننهامون مایین
کیون آهی که مین ن مدح سراسین
طبع نور مین چن کر کی تنامی سنین
مین همور دن که هی اما ای دای سنین
هی غنی طبع سیر مین مین گدای سنین

منقبت
قصیده در

ای امیر اب بنو صفیر که بهان تری ب
انگه تو که هول که تشرف تو لای سنین

۴۱
سحر

سحر از طور خاوار یافت آن جهان آراء
سند و سرفکات گفتن اکنون نور چرا
بزم صبح دم طرف چمن شید نشان
برآمد مرغ زرین بال نور از غنچه شرق
سحر گمان افکار جهان بر خا این غنا
دمیده مردگان خواب شب بد و حوقا
فرین شد ز تان زه مار و می ز جندان
فنا شد ظلمت شب طلوع نیر عظم
بگوشت ایل گلشن ز دصبا با طریقه
بگستر دند در چمن فرشتن مرد کون

که عالم شد از دمنج و خیر صوت موسی
که باطل کرد کفر شب عجاز بد صبا
دوام باد و شبنم کشید از سانه گلها
کلان شب بیش گشت پنهان صحر عفا
که سویی رود نیل حرج آمد سحر زیبا
عبادت از دم این صبح عجاز و دم عیس
که بر حرج کوکب طعنه باز دساحت عبدا
جان کرد و الفقار حیدر شد کفر مایدا
که آمد صبح کور و در بکف گیرند ساغرا
بچیدند از گل و غنچه هر سو ساغر مینا

قبا پوشیده در بر گل گره بر طره زو بیل
 کشونده اهل گلشن چون بدو جام ستود
 بنفشه بر زمین افتاد بخود از سست
 سمن بر خا بهر قص و میل نخه سر شده
 عیان از طره سبل بریشان وضع مخنون
 عمو مانیت افون و خل فر نه حوزار بست
 بسا نگه در چنین وقت طربناکی بیکانکه
 بخود بیدار گشته نرس خوش خواند حیرت
 جراتاج جواهر و در و شاخ گل بر سر
 چرا برگ درختان نال نند می دهند کعب
 چرا نشین بگوش آویخته و نره در بنم
 چه کلبه که بجا را فرسیده اندرین گلشن
 صنوبر جویش گفت از گلشن چه می پرسی
 زهی سال عیون چسبند از در نشاط افزا
 شهنشاهی که مهر لاقتاد و او نور و
 شهنشاهی که با کوه شکو مشر آسمان کاهی
 شهنشاهی که در برج خفت نیز اعظم
 شهنشاهی که بشیر و نبات جوایان
 شهنشاهی که در دین گدازان و شهن

چمن آراست جزو گل بضم نرم غم فرسا
 ز خاک چمن برآمد جام مشک لاله حرا
 رخ گل صبر بلبل در بود از سخی صهیبا
 صبا در وجد آمد جان و گل حبیب لانا
 در شان از کاف محل کل جلوه لیلی
 رسد از سر درین محفل گدازند آبله و یا
 ز شور قاه قاه غنچه با و قلقل مینا
 بپرسید از عصا و از نو بر بست این غنا
 چرا خحال موج آرد و اندر با
 چرا مرغان صیوات حجاز زمزمه سرا
 چرا سوسن به بر کرده لپاس سوسنی زیبا
 که هر یک است طریق پیش و بزم آرا
 که امر و دست شور تنهت تا عالم بالا
 که بر تخت خلات جلوس باشد وال
 شهنشاهی که تاج مل آتی بر فراز زیبا
 شهنشاهی که پیش جوید در سینه طو
 شهنشاهی که در برج است گوهر بکیت
 شهنشاهی که مهرش از د عالم و جه است
 غصه صرصری از غم در صرصر و نجوا

بداند که باز ویل عبا فکن مهر سوخت
 شاه عصر و اهل ذوالفقار و کرب و لعل
 ابوالحسنین عجم زادنی این بی طایب
 کفیل حل هر کل خلیل قسیده دل
 ز غیبت غمت بزم حضور سیکم کنون
 قدم استادان و در حد حجاب تو ای محلا
 شان قصه شان بی شالیت از کجا ارم
 اگر خواهد کسی تقشیر انوار زمین کیش
 درخشانست چندان شب که کلخ نوز و شب
 نوی شاما که شرق مهر عرقا صدر تو
 نوی شاما که بهرت عطر مغر التیمی جان
 وجودت گوهر کعبه صدای جوهر آفرین
 ولادت یاور کعبه شهادت یافت در حد
 کشوده ناخن فتح تو عقده دین پیغمبر
 نسود برق در خرمن نیکر و شعله درینه
 بوصف تیغ تو لفظ کرم کیش و صف و
 جهان مضمون وصف لذت آدم این
 زین کند بیخ خطر از امن نواز عالم
 بعید تر سر اندر باغ بی اندیشه می

پناه زمره حق جو نجار شیر و طحی
 امیر انما شان امیر مادی و مولا
 شش ساقی کوثر بادشاه جنت الماد
 رومی احمد مرسل علی عالی نسب علی
 بخوانم مطلعی کوز و ساز و مهر کسما
 چنان بالید کنز طوبی نقد گونه حد بابا
 که هست این کنید اعلی پیش عشقه ادنی
 به بام آسمان خود را رساند آفتاب سما
 که پیش آفتاب آسمان یکدزد غم
 نوی شاما که چشم حق شنا از تو شد بنا
 نوی شاما که عشقت طعم کرم دل و جان
 قدت شاد بستان کرب فردی همنا
 چنین مولا چنان شهید زهی و لازمی خرا
 نموده ذوالفقار تفرق و فرقی زن اعدا
 چنان بهرت که صمصام تو دار و صف و
 بوصف گرز تو افتد قلم الزره بر عصا
 که گریبان است سلم خیر و جهاد از طبع برق
 بجای کس بدورت برق و سما افکنه کجا
 بدورت زربکف بنهاد گل بی قدرت لغما

وجود تو دیارِ مسلم را دروازه محکم
 بجو تو سخن سخن چو یاری زبان کن
 هر آنکس دست زد در این مهر تو دارسته
 شهادت این سینه بر داغ که عشق تو میدارم
 ز طفلی هست عز عشق تو منقوش لوح
 سر این کمره که ایان تو ام که آن در دارم
 این خجایم تو امی ساقی سیخانه عرفان
 جهان جامی که تا صبح قیامت خودم دارم
 جهان جامی که استخلص کند از قید این ان
 شهادت بسند زین بسین حق تو اگر کی بزن
 نمی خواهم که باشد عمر صرف خویش نفسی
 چو خورشیدم بر آرزو طلبت گاه بنده و

مهر عالم جهان در پوزه آن عجب علیا
 شمای بخشش تو از انصاف الی سدا
 کسی مرز در حبس تو بی پروا از فردا
 بچشم تو سبلی گاه صد خورشید نور فرا
 تو میدانی که لذت عمری بس در این وجود
 نخواهم چاه بکنم در خوابم شوکت دارا
 بده جامی که بدو شوم کند از دین و هم نیا
 جهان جامی که چشم حق نمایی را نماید
 جهان جامی که سازد پاک از لوث تعلقات
 پی دنیا و دم تا کی گهی در شهر که صحرا
 مرا از رباط انبای زمانه محتر فضا
 رسان بر در گهی کور از زمین آسمان

۱۲

امیر دلاکارت از گرفتار این عشق تو
 ز بند خویش آزادش کن ای دالا

ع

احمد بد که در مناقب حضرت علی مرتضی کرم الله

وجه بخت کلک کوهر سلاک منشی امیر علی

با تمام سیرزا سلمه به امیر جهان طبع شد

ساقی صاحب کتب و رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

ہوئی مخلوط جب یہ چار عنصر	انباتہ غالب دین مسیہ
جو چاروں کن سی ہوا ایک کمر	تو ایوان بنی موزون ہو کر

کمی بیشی نہیں چاروں برابر	
ابو بکر و عمر عثمان و حیدر	

دبار شریع کی دروازہ ہیں چار	رباض دین کی تحسّل تازہ ہیں چار
کتاب اللہ پاک شیرازہ ہیں چار	غرض موزون بہراندازہ ہیں چار

کم و بیشی نہیں چاروں برابر	
ابو بکر و عمر عثمان و حیدر	

نفاذت کچھ نہیں واحد ہی مضمون	کہ جیسی پیش و پس آیات مضمون
مدارج میں مساوی کم نہ افزون	رباعی کیسے مصرعہ چاروں موزون

کم و بیشی نہیں چاروں برابر	
ابو بکر و عمر عثمان و حیدر	

یہ تاج شرف کے چار گوہر	یہ اوج مرتبت کی چار سر
بہار قدس کی چاروں گل تر	یہ روشن چار ہیں شمع منور

کم و بیشی نہیں چاروں برابر	
ابو بکر و عمر عثمان و حیدر	

یہ چاروں سند آرائی بجمہر	یہ چاروں دین افزائی بجمہر
--------------------------	---------------------------

یہ چارون بسرو را می میسر	یہ چارون بسرو رعنا می میسر
کم و بیشے نہیں چارون برابر ابو بکر و عمر عثمان و حیدر	کم و بیشے نہیں چارون برابر ابو بکر و عمر عثمان و حیدر
بنی کی چار میں اصحاب اہلدار طبیعت کے سوزوں جنہوں میں خار	محبت انکی ملک ان کی کیا جو کم زیادہ کرو پیدا ہوا راز
کم و بیشے نہیں چارون برابر ابو بکر و عمر عثمان و حیدر	کم و بیشے نہیں چارون برابر ابو بکر و عمر عثمان و حیدر
کوئی صدق ہی اور کوئی عادل ہر ایک کے شان میں بات نازل	غنی ہی کوئی اور کوئی سخی کہیں جس کی جانتی فصل
کم و بیشے نہیں چارون برابر ابو بکر و عمر عثمان و حیدر	کم و بیشے نہیں چارون برابر ابو بکر و عمر عثمان و حیدر
یہ محبوب الہی کی امن مرعوب کیا وقتا وقت تادین کو اسلوب	ہوا امر خلافت ان پر سوب مخالف انکو کیونکر نہ مغضوب
کم و بیشے نہیں چارون برابر ابو بکر و عمر عثمان و حیدر	کم و بیشے نہیں چارون برابر ابو بکر و عمر عثمان و حیدر
محبت کا بی شک حق سیدہ یہ چارون میں باوصاف حمیدہ	عدو کا تر تیغ کشیدہ امیر اپنا ہی ہی بہا عقبہ
کم و بیشے نہیں چارون برابر ابو بکر و عمر عثمان و حیدر	کم و بیشے نہیں چارون برابر ابو بکر و عمر عثمان و حیدر

بسم اللہ

دوام فیضہ

مناجات در لغت رسول نقیض صلی اللہ علیہ وسلم

زرا چہرہ سی برہ کو اوٹھاؤ بار رسول اللہ
 کرو نور منور سی سیر اکتھو کو نورانی
 اوٹھا کر زلف اقدس کو زرا چہرہ مبارک
 شفیع عاصیان تم ہو دیکھنا تم
 بیاں آتمہا شربت بیدار کا عالم
 خدا عاشق تمہارا اور محبوب تمہارے
 چہی خلعت کے جا کر رہو سوختہ پاؤں
 لگی کا خوش کہانی خود بخود دریا غبار
 یقین ہو جاؤ گا کفار کو بھی نبی بخش کا
 مجھی اور کہو ہوں تمہارا دست عا
 ہوا ہوں نفس اور شیطان کیساتھ ہوا
 اگر چہ نکاح نہ بد تمہارا ہو چکا ہوں
 کرم فرماؤ ہمہ را و حق ہی شفاعت تم
 جہان نامتھا حقنی کرو ایم کی باتوں
 شرف کر کی محکو کلمہ طیب کی اپنی تم
 ہنسنا ہوں سطح گردا بچم میں خدا ہو کر
 اگر چہ ہوں نالایق برائے بندہ تمسی

مجھی بد ارٹا بیکھاؤ بار رسول اللہ
 مجھی فرقت کے ظلمت سے بچاؤ بار رسول اللہ
 مجھی دیوانہ اور وحشی بناؤ بار رسول اللہ
 تمہیں جوڑا کہان جان جانو بار رسول اللہ
 کرم کا اپنی تم بیالہ بلاؤ بار رسول اللہ
 ایسا مرتبہ کس کا سناؤ بار رسول اللہ
 کر اپنی حسن کل جلوہ دیکھاؤ بار رسول اللہ
 جہی حرف شفاعت لے پلاؤ بار رسول اللہ
 جب میدان شہدائین تم آؤ بار رسول اللہ
 گنہ کاروں کو جب تم بخشوؤ بار رسول اللہ
 میری حال پر تم رحم کہاؤ بار رسول اللہ
 تم اب چاہو نہسناؤ بار رسول اللہ
 ہماری جرم عینا پر بخاؤ بار رسول اللہ
 بس چاہو نہراؤ باڈو باؤ بار رسول اللہ
 پہر لفظ و نہی مت اپنی گراؤ بار رسول اللہ
 مری کشتی کنارہ پر لگاؤ بار رسول اللہ
 کہہ چکو مدینہ میں بلاؤ بار رسول اللہ

<p>حبیب کبریا تم ہوا نام نسبتاً تم ہو شراب بخوردی کا جام ایک محو لا کر بہت گاہ پہرین آدمی فرقت میں خوشی شرف کی دیدار مبارک سی محلی یکدم خدا کی واسطی رحمت کی پائی سی سرگرم</p>	<p>ایمن بہر خدا حقسی ملاؤ یا رسول اللہ دوی کی حرف کو دلہی ستاؤ یا رسول اللہ کرم فرماؤ ایتومت پہر او یا رسول اللہ میری غم وین دنیا کی ہواؤ یا رسول اللہ تہ پھران کی تش کو بچاؤ یا رسول اللہ</p>
--	--

پہنسا کرانی دایم عشق میں لادو عاجز کو
 بس تبتید و دو عالم سی چھوڑاؤ یا رسول اللہ

خاتمہ الطبع جلیدہ کلک محمد حسین خان شمسین مطبع

شکر خدا فی کار ساز کہ او کی فضل عظیم سی یہ گوہر شاہوار اور جوہر تابدار
 موسوم بہ قصائد محمد میر کہ تصنیف کیا ہوا شیخ محمد میر علی ہزار پور

کاہی اندون میں عنایت ساز دلیسی ساتھ اباسلوف اور بن

شائقین کی مطبع احمد علی ہند پورین

شہرہ امیری کو بطبع ہوا

م

